دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد
مدرس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

سوال : اگر کوئی پاکستانی تاجر کسی قسم کا مالِ تجارت بیرونِ ملک سے منگواتا ہے (Import) تو اس کا طریقہ پاکستان میں یہ ہے کہ

مقامی تاجر کسی بیرونی کمپنی یا اس کے نمائندہ سے بات کر کے مطلوبہ سامان کی قسم (Quality) مقدار قیمت (Price) اور پیکنگ (Packing) وغیرہ کے بارے میں تفاصیل طے کرتا ہے۔ پھر باہر کی کمپنی سے کیے ہوئے معاہدے کی نقل لے کر پاکستانی بنک میں جاتا ہے اور آنے والے مال کی ادائیگی کر کے بنک کو معاہدے کے مطابق مال منگوانے کے انتظامات کرنے کے لیے کہتا ہے (L/c) یعنی وہ متعلقہ کمپنی کو بذریعہ بنک یقین دلاتا ہے کہ اگر آپ مطلوبہ مال پاکستان بھیج دیں تو بنک ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔

بیرون ملک سے روانہ کرنے والی کمپنی مطلوبہ گارنٹی ملنے کے بعد وہ مال کسی جہاز پر لاد کر پاکستان روانہ کر دیتی ہے اور اس کی روانگی کی رسید (Bill of Loading) اور اپنا بل (Invoice) جرمن بنک کو دے کر اپنی رقم وصول کر لیتی ہے۔

جرمن بنک روانگی کی رسید اور بل اسی پاکستانی بنک کو روانہ کر دیتا ہے جس نے ادائیگی کی ذمہ داری لی تھی۔ ان کاغذات کے ملتے ہی پاکستانی بنک بیرونی بنک کو ادائیگی کر دیتا ہے۔

پاکستانی بنک پاکستانی تاجر سے باوجود صد فیصد ادائیگی کے مزید چودہ دن کا سود جسے اب مارک اپ (Mark up) کہا جاتا ہے لازمی وصول کرتا ہے۔ مثال کے طور پہ اگر دو لاکھ

روپے کا بل منگوایا ہے تو اس پر چودہ فیصد سالانہ کے حساب سے چودہ دن کا سود (۱۱۶۶/=) گیارہ سو چھیاسٹھ روپے وصول کرلیں گے۔ میں نے بہت کوشش کی کہ بجائے اس رقم کہ اس سے کچھ زیادہ حتیٰ کہ دوگنی رقم بطور سروس چارجز (حق الخدمت) لے لیں لیکن وہ نہیں مانتے ان کے مطابق بنک والے (State Bank) حکومت کے بنک کے بنائے ہوئے قوانین کے پابند ہیں جس کے مطابق کم از کم دو ہفتوں کا سود لازمی ہے۔

آپ سے یہ درخواست ہے کہ اگر کوئی تاجر بحالتِ مجبوری مال تجارت منگوانے پر ملکی قوانین سے مجبور ہو کر تھوڑی سی مقدار سود کی ادا کر دے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی۔

کیا کسی مسلمان تاجر کو اس قسم کی تجارت بالکل نہیں کرنی چاہیے خواہ کسی دوسرے طریقے کی تجارت میں نفع بالکل معدوم ہوتا جا رہا ہو۔

یا ایک ایسے ملک میں جس کا تمام نظام ہی سود پر منحصر ہے وہاں یہ قلیل مقدار سود ادا کر کے وہ تجارت کر سکتا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ میں عرصہ آٹھ سال سے مقامی طور پر خرید و فروخت کر کے جائز طریقے سے نفع کمانے کی سعی میں لگا ہوا ہوں، لیکن اب دن بدن مقامی تجارت میں نفع بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں گاہک ادھار مال خرید کر بہت تاخیر سے ادائیگی کرتے ہیں جبکہ بیرونِ ملک سے منگوائے ہوئے مال کی فروخت آسان ہے اور نفع بھی مناسب ہے۔

اُمید ہے آپ میری اس سلسلے میں رہنمائی کریں گے۔

الجواب باسم ملهم الصواب حامدا و مصليا

مذکورہ صورت میں بینک (Mark up) کے نام سے جو رقم لیتا ہے یہ دینے والے کی جانب سے سود نہیں بنتا۔

بینک اس کو جو چاہے نام دے دینے والا دینے والا اس کو سود سمجھ کر نہ دے کیونکہ وہ حقیقت میں سود ہے ہی نہیں بلکہ یہی سمجھ کر دے کہ بینک اپنا محنتانہ لے رہا ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم